ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ماخذ تحقیقی مجلہ

محمد نعیم گھمن
لیکچرر اردو گورنمنٹ شالیمار کالج لاہور
ڈاکٹر سید سفیر حیدر
شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

مشائخ سیال شریف اور ان کے خلفاء کی تاریخ گوئی کی روایت

Muhammad Naeem Ghumman
lecturer Urdu govt shalimar college Lahore.
Dr Syed Safer Hadir
Department Urdu Govt College University Lahore.

The Tradition of Historiography of Mashaikh Sial Sharif and his Caliphs

The Real colour of the practical legacy of saints of chistst is seen in the shrines of Siyal Shareef and its branch -shrines. The mentors of their caliphs have extra ordinary taste / sense of knowledge, literature and poetry. The mentors of siyal shareef and their khaliphs have always promoted the traditions of knowledge and literature. Besides having writing skills of arabic , persian and urdu poetry they have also kept many classical traditions alive of which the ability of a history -telling is the best.The Ability of history -telling is seen at its peak among the mentors of siyal Sharif and their khaliphs. They Have written pieces of history in Urdu, Arabic and Persian. In present era the mentors of Siyal Sharif and their khaliphs are writing stenzas of history which are the staunch proof of their eloquence and love for classical traditions.

Keywords: *Legacy, Saints, Chistst, Shrines, Siyal, Khalips.*

خانقاہ سیال شریف کا اعزاز یہ ہے کہ اس خانقاہ میں چشتی رنگ پورے جوبن پر دکھائی دیتا ہے۔ لفظ "چشتی" جب سامنے آتا ہے تو خود و بخود انسانی ذہن میں ذوق لطیف اور جمال و کمال کا نقشہ بن جاتا ہے گویا لفظ "چشتی" ادب و علم کی کئی سو سالہ تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مشائخ سیال شریف اور ان کے خلفاء نے ہر دور میں علم و ادب سے اپنا رشتہ استوار رکھا ہے۔ شعر و سخن کی تمام اصناف میں مشائخ سیال شریف اور ان کے خلفاء نے طبع آزمائی کی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ہے۔ تاریخ گوئی بھی مشائخ سیال شریف کا خاص میدان ہے۔ فن تاریخ گوئی سے مراد ہے کہ کسی بھی اہم واقعہ کی تاریخ وقوع کو اس طرح بیان کرنا کہ ان الفاظ کے تمام حروف کی متعینہ قدروں یعنی اعداد کے مجموعہ سے اس واقعہ کی تاریخ وقوع ظاہر ہو اصطلاحاً" تاریخ کہلاتی ہے اور اس عمل کو تاریخ گوئی کہتے ہیں۔ تاریخ گوئی خالصتاً ایشیائی اور مشرقی فن ہے، اہل مغرب اس فن سے ناآشنا تو نہیں مگر ان کے ہاں اس فن کی ترویج نہ ہو سکی۔ تاریخ گوئی ایسا فن ہے جو کہ فن شاعری کے ساتھ لازم وملزوم ہو چکا ہے۔ ماضی میں فن تاریخ گوئی کی بہت قدرو منزلت تھی۔ شاہی درباروں میں اس فن نے پرورش پائی اور اس کے بعد اس فن کو عوام میں بھی بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ تاریخ گوئی مشکل فن ہے۔ اس لیے چند معروف شعراء نے ہی فن تاریخ گوئی میں اپنا رنگ جمایا ہے۔ ان شعراء میں ناسخ ، مومن، انشاء، ذوق، علامہ اقبال، احمد رضا خاں بریلوی، رئیس امر ہوی، سرور انبالوی اور عاشق کیرانوی شامل ہیں ۔ ابتداء میں فن تاریخ گوئی چند لوگوں تک ہی محدود ہوتا تھا مگر جب مختلف لغات وجود میں آئیں تو یہ فن عوام تک منتقل ہوتا چلا گیا۔ اس ضمن میں نثار علی شہرت کا بیان اہم ہے وہ لکھتے ہیں:

> "اور وہ (تاریخ گو شعراء) لوگوں سے اسے (بیاضوں) کو ایسا ہی چھپا کر رکھتے تھے جس طرح بادشاہ اور امرا جواہرات کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم اس ذخیرہ کے ذریعہ عمدہ عمدہ تاریخیں نکال لیتے ہیں اگر یہ کسی دوسرے کے ہاتھ لگ تو وہ بھی عمدہ تاریخیں کہنے لگے گا جس سے اس فن کی کساد بازاری ہو گی۔ وہ ذخیرہ جزو دو جزو چھپوایا تو کیوں جاتا کسی کو دکھایا بھی نہ جاتا تھا۔"(۱)

جب تاریخ گوئی خواص کے حلقہ سے نکل عوام میں پہنچی تو تاریخ گوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ ایک واقعہ کی کئی کئی تاریخیں کہی جانے لگیں۔ شعراء تاریخ گوئی کے اعصاب پر یہ شوق اتنا سوار ہوا کہ یہ واقعات کی تلاش میں رہتے کہ کب کوئی واقعہ ہو اور اس سے تسکین فن کی جا سکے۔ اس سے تاریخ گوئی کی فنی عظمت گہنا گئی اور تاریخ گوئی کا فن بھی روبہ زوال ہوتا چلا گیا۔ مچھر کے کاٹنے، بخار آجانے، جانوروں کے مرنے اور معمولی واقعات پر بھی تاریخیں کہی جانے لگیں تھیں جس کی مثال یہ ہے کہ معلیٰ خیر آبادی نے اپنے دوست سبحان خان کے دانت ٹوٹنے پر بھی تاریخ کہہ ڈالی۔ یہ قطعہ برجستگی اور بے ساختگی کا مرقع بھی ہے۔ اس میں "دانت ٹوٹ گیا" بے تکلفی سے کہا گیا مگر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ان کی فن تاریخ گوئی کی مسلسل ریاضت بھی دکھائی دیتی ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

دوست سبحان خاں سے ورزش میں
منہ پہ مگدر جوان کے چھوٹ گیا
دانت ٹوٹتے ہی یوں معلیٰ نے کہا
کہی تاریخ "دانت ٹوٹ گیا"(۲)

۱۲۹۲ھ

برصغیر پاک وہند میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ علوم وفنون کی ترقی میں جو کردار ادا کیا ہے وہ کسی بھی بیان کا محتاج نہیں ہے۔ مشائخ چشت جہاں مخلوق خدا کی روحانی وعلمی رہنمائی فرماتے تھے وہیں علوم وفنون کی ترویج و ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کر رہے تھے۔ ان کا اردو وفارسی شاعری کا مطالعہ وسیع تھا۔ فن تاریخ گوئی بھی انہی کلاسیکل سرمایوں میں سے ایک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعر وسخن کے ساتھ ساتھ وہ اس فن کی جانب بھی متوجہ وہے۔ انہوں نے شعوری طور پر فن تاریخ گوئی میں مہارت تامہ حاصل کی اور وہ اس فن کے اسرار ورموز سے بخوبی آگاہ تھے۔ موجودہ دور میں جب تاریخ گوئی کا رواج نہیں رہا تو بھی کہیں کہیں شعراء فن تاریخ گوئی کو برتتے دکھائی دیتے ہیں مگر ان شعراء کی تعداد بہت کم ہے۔ ہماری تاریخی روایت جو شاندار اور درخشندہ تھی اس کو موجودہ عہد میں قائم رکھنے کے لیے مشائخ سیال شریف کی خدمات قابل غور ہیں۔ وہ لوگ یقیناً قابل قدر ہوتے ہیں جو اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہیں۔ فن تاریخ گوئی کا عمومی رواج نہ ہونے کے باوجود آج بھی چشتی خانقاہوں میں مادہ تواریخ نکالے جارہے ہیں اور فن تاریخ نگاری کو دوام عطا کیا جارہا ہے۔ مشائخ سیال شریف اور ان کے خلفاء کے ہاں آج بھی تاریخ گوئی کا چلن ہے۔ قطعات پیدائش ووفات کہنا صوفیاء کی بہت مقبول صنف ہے۔ فارسی اور اردو کے کئی نامور شعراء علم الاعداد کی روشنی میں کسی معروف شخصیت کے وفات پاجانے پر قطعات وفات کہتے رہے ہیں۔ قطعات وفات کو تاریخ وفات سے مزین کر کے لکھنا اصل فن ہے۔ اس فن پر سب سے زیادہ صوفیاء کی خانقاہوں میں طبع آزمائی ہوئی ہے۔ خانقاہ سیال شریف کے مشہور شاعر خواجہ عبد اللہ سیالویؒ نے بھی فارسی اور اردو میں قطعات وفات کہے ہیں۔ اور فارسی رباعیات میں بھی تاریخ وفات نکالی۔ قطعات وفات تو معروف صنف سخن ہے مگر رباعی میں تاریخ وفات نکالنا مشکل امر ہوتا ہے۔ خواجہ عبد اللہ سیالوی کی قادر الکلامی ملاحظہ کریں کہ انہوں نے اپنی فارسی رباعی "رباعی تاریخ وصال ہستی بے مثال حضرت علامہ محمد اقبال مرحوم" کے عنوان سے تاریخ نکالی ہے۔ ان یہ رباعی علامہ اقبال کے ساتھ ان کے قلبی لگاؤ کا بھی اظہار کرتی ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

دگرگوں گشت اکنوں حال بر کس
شدہ غارت متاع و مال ہر کس
بگریند اشک خوں اہل زمانہ
کہ رفت اقبال رخت اقبال ہر کس (۳)

۱۳۷۵ھ

خواجہ عبد سیالوی کے غیر مطبوعہ کلام میں قطعات تاریخ فارسی اور اردو زبان میں ہیں۔ان کی قادر الکلامی اسی بات سے واضح ہوتی ہے کہ وہ فارسی زبان کے کتنے بڑے عالم تھے کہ مشکل ترین صنف تاریخ گوئی کے لیے فارسی زبان کا انتخاب کیا ہے۔ قطعہ وفات محمد خاں لاہڑی بلوچ:

عبد زسال وفاتش بگفت تاریخ
گلے رسید بداماں خاک صد افسوس
۱۳۵۹ھ (۴)

انہوں نے اردو میں بھی قطعات وفات کہے۔ان کو علامہ اقبالؒ سے شدید محبت تھی۔اس لیے ان کے کئی فارسی اشعار ان کے رنگ میں نظر آتے ہیں۔انہوں نے فارسی میں بھی علامہ اقبالؒ کا قطعہ وفات کہا تھا اور اردو میں بھی علامہ اقبال کا قطعہ وفات کہا ہے۔اس کا عنوان انہوں نے "تاریخ وصال علامہ اقبال از غزل او" رکھا ہے

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبال
اڑائے مجھ کو گرد راہ حجاز کرے (۵)

۱۹۳۸ء

خواجہ عبد اللہ کے بعد خواجہ غلام فخر الدین سیالوی نے بھی تاریخ گوئی میں طبع آزمائی کی ہے۔خواجہ غلام فخر الدین سیالوی خانقاہ سیال شریف کے پختہ کار اور کہنہ مشق شاعر ہیں۔ان کی قادر الکلامی اور شعر گوئی کا شہرہ چشتی خانقاہوں میں یوں بھی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ ان کے لکھے ہوئے کلام محافل میں پڑھے جاتے ہیں۔آپ نے عربی ،فارسی اور اردو زبان مشائخ چشت کے قطعات وفات لکھے ہیں۔آپ نے بعض تاریخوں کے مادے بہت خوبصورتی سے نکالے۔آپ نے بعض قطعات میں لفظوں اور اعداد کے ذریعے بھی مادے نکالے۔انہوں نے پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تاریخ وفات کہی۔یہ ان کی قادر الکلامی کا مظہر ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

پیر صاحب محمد کرم شاہ شد واصل حق

۱۴۱۸ھ

محمد کرم شاہ ایں مہر تاباں

بگفتا سال رحلت فخر خوشتر (۶)

آپ نے عربی زبان میں بھی قطعات وفات کہے ہیں۔ آپ کو عربی زبان پر عبور تھا۔ آپ نے عربی میں اشعار بھی کہے۔ عربی میں اشعار کہنا یہ ان کی قادر الکلامی کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے خواجہ قمر الدین سیالوی کی تاریخ وفات عربی میں لکھی ہے۔

موت العالم موت العالم

لاشک فیہ ورد الخبر

ان الھاتک قال بفخر

جف القلم وخسف القمر (۷)

۱۴۰۱ھ

خانقاہ سیال شریف کا امتیازی وصف یہ ہے اس کے خلفاء بھی فن تاریخ گوئی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے اہم نام پیر فیض الامین سیالوی کا ہے۔ پیر فیض الامین سیالوی یادگار اسلاف تھے۔ انہوں نے اردو اور فارسی میں قطعات تاریخ بھی کہتے ہیں۔ ان کا اصل فن ہی تاریخ گوئی ہے۔ ان کو تاریخ گوئی میں مہارت حاصل ہے۔ انہوں نے بہت سے علماء مشائخ کی وفات پر قطعات تاریخ کہے ہیں۔۔ دور حاضر میں تاریخ گوئی کو اردو شاعری کی صنف ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں تاریخ گوئی کی روایت دم توڑتی نظر آتی ہے۔ جب ہر سمت فارسی شعر و سخن کا تقریبا خاتمہ ہو چکا ہو۔ اس دور میں پیر فیض الامین فاروقی کا فارسی زبان میں اک دم توڑتی صنف میں شاعری کرنا یعنی قطعات تاریخ کہنا قابل ستائش ہے۔ انہوں نے اک ایسی صنف کو نسل نو تک پہنچانے کی کوشش کی ہے جو تقریبا مٹ رہی تھی۔ ماضی کی شاندار روایت سے رشتہ استوار کرنا مشکل امر ہوتا ہے مگر پیر فیض الامین فاروقی نے یہ بار گراں نہ صرف اٹھایا بلکہ اس میں مہارت تامہ بھی حاصل کی۔ انہوں نے فارسی زبان میں تواریخ کہہ کر مشائخ چشت کی تہذیبی میراث کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا ہے۔ سید صابر حسین شاہ نے پیر فیض الامین کی تاریخ گوئی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"صاحبزادہ فیض الامین فاروقی نے تاریخیں انتہائی برجستہ انداز
میں کہی ہیں۔ ان میں آمد ہی آمد ہے۔ آپ نے کمال مہارت
سے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں تاریخیں نکالیں اور قطعات
موزوں فرمائے۔ گویا قطعات کا مجموعہ اردو اور فارسی کا حسین
امتزاج ہے"۔(۸)

ان کے فارسی قطعات میں کچھ ذیل میں درج ہیں اور ان میں سے اکثر قطعات ان مشائخ کی قبروں کے کتبوں پر بھی تحریر ہیں۔

قطعہ وصال "نادرِ دوران سید محمد نور اللہ شاہ سیالکوٹی":

فاضل دین حق، آن عزیز جہاں
بہترینِ محدث، مناظر و فقیہہ
پیکر علم و حکمت، بلیغ اللسان
گفت ہاتف سنِ اوبہ فیضِ الامینؔ
"مردِ شیرین ادا، ماہتابِ زمان"(۹)
۱۳۶۸ھ

قطعہ تاریخِ وصال سید امیر علی شاہ چشتی:

کاملِ دہر سید امیر علی
افتخارِ زمان، پیکرِ آگہی
فیضیاب از کرم ہائی خواجہ سیال
زبدہ کاملان، عابد و متقی
بد چہارم ذیقعد، دوشنبہ روز
گفت واصل بحق آن مکرم ولی
روحِ پاکیزہ چون پیشِ داور رسید
حکم حق آمدہ داخلی جنتی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

مصرع رحلتش گفت فیض الامینؔ

"بادشاہِ سخا، بُدامیر علی"(۱۰)

۱۳۴۱ھ

فن تاریخ گوئی کی اہمیت مسلم ہے۔ابتداء میں فن تاریخ گوئی شاعری سے الگ تھی۔تاریخ گوئی اور شاعری میں فن اور ثقافتی ہم آہنگی نے ان میں گہرا رشتہ قائم کر کے یک جان کر دیا ہے۔فن تاریخ کا ماہر اس انداز سے تاریخ نکالتا ہے کہ اس کے ترتیب دیئے ہوئے الفاظ سے صرف سال مطلوب ہی نہ نکلے بلکہ اس کا واقعہ کے ساتھ معنوی رشتہ بھی قائم ہو جائے۔موجودہ عہد میں تاریخ گوئی کو اہمیت نہیں دی جاتی ہے مگر زندہ قومیں اپنی تہذیب و معاشرت کے ساتھ اپنا ناطہ جوڑتی ہیں۔

اردو اور فارسی شاعری میں اک دور تھا جب فن تاریخ کی بڑی اہمیت ہوتی تھی۔یہ اک مشکل فن ہے اس فن میں ماہر ہونے کے لیے ذہانت، شعر و سخن کا کامل ادارک اور علم الاعداد کا ماہر ہونا ضروری ہوتا ہے۔اکثر لوگ اس فن سے نابلد ہوتے ہیں اور وہ بھی تاریخ گوئی شروع کر دیتے ہیں۔جس کی وجہ اس فن کی قدرو منزلت مسلسل کم ہوتی چلی گئی۔اب جب کلاسیکل ادب کی بہت سی اصناف اپنی اہمیت کھو رہی ہے تو تاریخ گوئی نے ابھی اپنی اہمیت کھونا شروع کر دی۔ایسے دور میں اک خانقاہ میں بیٹھے ہوئے شاعر کا تاریخ گوئی میں کمال حاصل کرنا خوش آئند بات ہے۔پیر فیض الامین نے تاریخ گوئی میں ماضی کی روایات کو زندہ کیا۔ان کے فن میں پختگی نظر آتی ہے۔انہوں نے فارسی اور اردو میں جو بھی تواریخ کہی ہیں۔ان میں کلاسیکل روایت کی جھلک نظر آتی ہے۔انہوں نے تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ بہت سے صوفیاء اور مشائخ کی تواریخ وفات بھی کہی ہیں۔زمانہ گزر گیا جب کوئی کتاب طبع ہوتی تو اس پہ طباعت کا قطعہ بھی درج ہوتا تھا۔پیر فیض الامین سیالوی نے اسی دم توڑتی روایت کو زندہ کیا ہے۔انہوں نے بہت ہی عمدہ تواریخ کہنے کے ساتھ ساتھ اس کو رواج بھی دینے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے اپنی کتاب "انفس التوریخ" چھپوا کر بھی اپنی تاریخ گوئی کو محفوظ کر دیا ہے۔ان کے قطعات تاریخ میں روانی اور سلاست نظر آتی ہے۔ان کی کتاب کو اگر فن تاریخ گوئی کا شہکار کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔حکیم یحییٰ صمدانی نے ان کی کتاب کے دیباچے میں ان کی فنی عظمت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

"فصاحت و بلاغت سے مرقع مادہ تواریخ رحلت سے مصنف
کی علمی و ادبی رفعتشان درخشاں و تاباں نظر آتی ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

مادہ ہائے تواریخ میں روانی شائستگی اور اثر انگیز ایسے

عام قاری بھی لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا"(۱۱)

انہوں نے خون جگر سے تاریخی مادے استخراج فرمائے ہیں اور پھر انہیں نہایت چابک دستی سے قطعات میں ایسے سمودیا جیسے نگینے میں موتیوں کو جڑ دیا جاتا ہے۔ان کے اردو تاریخ گوئی کے چند نمونے ملاحظہ کریں۔انہوں نے اپنی تاریخ نگاری کی ابتداء حضور ﷺ کی ذات مبارکہ سے کی ہے۔

کام جس کے دم مکمل ہوا دین کا

ہو گئے واصل حق حبیب خدا

سال ہاتف نے فیض الامیں سے کہا

"عالم بے وفا" سے گئے "مصطفٰی "(۱۲)

۲۴۰۔۲۲۹=۱۱ھ

اپنے والد مکرم مولانا مشتاق سیالوی فاروقی کا قطعہ وفات لکھا ہے:

معدن لطف و کرم مولانا مشتاق احمد فاروقی

مشتاق احمد ارباب یقیں

تھے وہ محب مصطفٰی مرد متین

آیات قرآں سے مزین ان کا دل

کردار ان کا لائق صد آفریں

خواجہ ضیاء الدین سے نسبت آفریں

تھے جو رئیس متقیں روشن جبیں

اولیٰ جمادی کی تھی گیارہ روز پیر

رخصت ہوئے جانب خلد بریں

سال وصال آن کا کہو فیض الامیں

"مشتاق احمد صدر بزم کاملیں"(۱۳)

۱۳۸۸ھ

شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام کا قطعہ وفات:

مخزن برکات مولانا معراج الاسلام

مولانا معراج الالسلام عالم شریں خصال

صاحب ادراک و دانش زبدہ اہل کمال

اک مبلغ بے بدل تھا اک مفکر لاجواب

راہ حق میں گذرے اس کی زندگی ماہ و سال

روز یک شنبہ اٹھارہ ماہ معراج نبی

اس جہان پر فتن سے کر گیا وہ انتقال

سال رحلت اس کا یوں فیض الامین نے کہہ دیا

"مولانا معراج الاسلام آہ مرد بے مثال"(۱۴)

۱۴۳۸ھ

پیر فیض الامین فاروقی کے قطعات تاریخ فنی معیار پر پورا اترتے ہیں۔انہوں نے فارسی اور اردو میں قطعات تاریخ کہہ کر اک نئی امید کی شمع روشن کی ہے کہ ماضی کی روایات کو اگر کوئی زندگی عطا کرنا چاہے تو اس کے لیے ممکن ہے۔انہوں نے سیال شریف کے شجرہ کے مطابق آقا ﷺ تک پورے سلسلے کے قعطات تاریخ کہے ہیں ۔ان کے قطعات تاریخ میں صوفیا چشت اور دیگر احباب کے قطعات شامل ہیں۔انہوں نے اپنی تواریخ نگاری کی کتاب کو منسوب بھی خواجہ غلام فخر الدین سیالوی کے نام سے کیا ہے۔

عروس فاروقی اپنے والد کی میراث تاریخ گوئی کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔اپنے والد کی وفات کے بعد وہ مشائخ و صوفیاء کے قطعات وفات کہتے ہیں۔ان کی تاریخ گوئی میں استادانہ مہارت اور پختگی دکھائی دیتی ہے۔خانقاہ مونیاں شریف کا یہ اعزاز ہے کہ ان کا شعری ورثہ بطور خاص تاریخ گوئی کا فن نئی نسل تک بھی منتقل ہو چکا ہے۔ عروس فاروقی نے اپنے والد گرامی پیر فیض الامین سیالوی کی وفات پر قطعہ تاریخ کہا جس کے ہر مصرعے سے ان کا سن وفات نکلتا ہے۔

قطعہ تاریخ رحلت:

حضرت پیر فیض الامین فاروقی سیالوی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

نجم عالی تبار، شمس رجال ۱۴۴۱ھ

گیر دار جہاں فکر و خیال ۱۴۴۱ھ

مہربان، خوش نویس، ماہ جبیں ۱۴۴۱ھ

خوبرو، ہوش مند، نیک اعمال ۱۴۴۱ھ

خوب صدمر حبا حسین عصر ۱۴۴۱ھ

خوش نگہ، شادکام، پاک مآل ۱۴۴۱ھ

فخر ارباب عالم جوہر ۱۴۴۱ھ

نغمہ آبروئے اہل کمال ۱۴۴۱ھ

فیض یاب از علوم اہل حشم ۱۴۴۱ھ

صاحب دستگاہ وذی اقبال ۱۴۴۱ھ (۱۵)

عروس فاروقی نے ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی کا بھی قطعہ وفات کہا ہے۔ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی بھی فن تاریخ گوئی میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

قطعہ تاریخ رحلت

معلّٰی جناب مظہر محمود شیرانی ۲۰۲۰

شیخوپورہ

پور شیرانی رخصت ہوا

اہل ادراک ہیں سوگوار

آدمی تھا بڑے کام کا

نابغوں میں تھا اس کا شمار

سال رحلت کا پوچھو اگر

میں کہوں "مظہر نام دار" (۱۶)

۱۴۴۱ھ

اسی طرح سیال شریف کی ذیلی خانقاہ معظم آباد سے تعلق رکھنے والے حافظ خورشید مخمور سدیدی بھی فن تاریخ گوئی میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔اان کے غیر مطبوعہ کلام میں بہت سے قطعات تاریخ شامل ہیں۔انہوں نے خواجہ محمد حسین معظمی کا قطعہ وصال کہا ہے۔

ہواجب وصال محمد حسین

میں تھا تاریخ فکر آفرین

معا آئی مجھ کو ندائے سروش

کہو"والیءخلد،سدرہ نشین (۱۷)

۱۳۶۰ھ

الغرض مشائخ سیال شریف اور ان کے خلفاء کے ہاں تاریخ گوئی کی روایت بھی پوری آب وتاب سے نظر آتی ہے۔فن تاریخ گوئی میں طبع آزمائی کرنااور اس فن کو زندہ رکھنادر حقیقت مشائخ سیال شریف کی علمی دوستی کا مظہر ہے۔خانقاہ سیال شریف کی علمی وادبی تاریخ اس بات کی گواہ ہے اس خانقاہ میں علم وفن کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور کلاسیکل اصناف سخن کی آبیاری بڑے تزک واحتشام سے کی جاتی ہے جس کی واضح مثال عہد رواں میں تاریخ گوئی ہے۔جس میں مشائخ سیال اور ان کا خلفاء کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

حوالہ جات

۱۔شاکر القادری چشتی، مضمون مشمولہ، انفس التواریخ، دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ لاہور،۲۰۱۸،ص ۴۳

۲۔ایضاً،ص۴۷

۳۔عبداللہ سیالویؒ،خواجہ، غیر مطبوعہ مجموعہ کلام(مملوکہ کتب خانہ خانقاہ سیال شریف)

۴۔ایضاً

۵۔ایضاً

۶۔غلام فخر الدین سیالویؒ حضرت خواجہ، بابِ جبریل، سیال شریف سرگودھا، ص۹۸،۸۳

۷۔غلام فخر الدین سیالویؒ حضرت خواجہ، بابِ جبریل، سیال شریف سرگودھا، ص۹۵

۸۔فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، انفس التواریخ، دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ لاہور،۲۰۱۸، ص۱۷

۹۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، نصابِ مغفرت ، اسلامک میڈیا سنٹر لاہور ،۲۰۱۲،ص۲۲
۱۰۔ مرید احمد چشتی، فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، جلد ۲،انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی، ۲۰۱۲،ص ۲۱۳
۱۱۔ مرید احمد چشتی، فوز المقال فی خلفائے پیر سیال ، جلد ۲،انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی ،۲۰۱۲،ص ۳۲۵
۱۲۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، انفس التواریخ ، دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ لاہور،۲۰۱۸،ص۲۵
۱۳۔ ایضاً، ص۱۴۸
۱۴۔ ایضاً، ص۲۰۸
۱۵۔ نجم الامین عروس فاروقی، غیر مطبوعہ کلام مملوکہ عروس فاروقی خانقاہ مونیاں شریف گجرات
۱۶۔ ایضاً
۱۷۔ محمد رفیع الدین معظمی، صاحبزادہ، نفحات معظمیہ، خانقاہ معظم آباد، سرگودھا،۲۰۱۲ص ۶۷